فون نمبر ۹۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۶۴
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم منگل
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۲۰ محرم ۱۳۸۹ھ ۸ شہادت ۱۳۴۸ ہش ۸ اپریل ۱۹۶۹ء | نمبر ۷۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جن عبادات میں اخلاص نہ ہو وہ کسی وقعت و قدر کے لائق نہیں

عبادات اسی وقت بابرکت ہوتی ہیں جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو

"حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بڑے مخلص اور شان کے لائق تھے کیا ان کے عہد میں لوگ نماز روزہ نہ کرتے تھے۔ پھر ان کو سب پر سبقت اور فضیلت کیوں ہے؟ اس لئے کہ دوسروں میں وہ بات نہ تھی جو ان میں تھی۔ یہ ایک روح ہوتی ہے جب پیدا ہوتی ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں میں شامل کر لیتا ہے۔ لیکن وہ ملعونی زندگی خدا تعالیٰ کو منظور نہیں۔ جو نماز اور روزہ کی حالت اور صورت میں ریاکاری اور تصنع سے آدمی بنا لیتا ہے۔ ایسے لوگوں میں زبان کی چالاکیاں اور منطق بڑھ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو لاف گزاف پسند نہیں وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نماز روزہ اور زکوٰۃ و صدقات کسی وقعت اور قدر کے لائق نہیں جن میں اخلاص نہ ہو بلکہ وہ لعنت ہیں۔ یہ اسی وقت بابرکت ہوتے ہیں۔ جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو۔

خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا وہ دل کے نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔ انسان جو محدود العلم ہے اور جس کی نظر وسیع نہیں ہے دھوکا کھا سکتا ہے ......

.... بہت سے لوگ جو سادہ دل ہوتے ہیں اور ان کو پوری واقفیت اس سلسلہ کی نہیں ہوتی۔ ان کو دھوکا لگ جاتا ہے اور وہ ناراستی کے دوست ہو جاتے ہیں پس خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہو تو انسان روحانی طور پر جوہر شناس ہو جائیں۔ بہت ہی کم لوگ ہوتے ہیں جو اس جوہر کو شناخت کرتے ہیں۔ بہر حال میرا مقصد اس سے یہ ہے کہ زاہدوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئیے کہ اسی پر بس نہ کرے نہیں بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئیے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۴ تا صفحہ ۳۶۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۸ شہادت۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔۔۔ حضور ایدہ اللہ نے ۴ شہادت (اپریل) کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے ان لوگوں کو جو ابھی تک قرآن مجید پڑھنا نہیں جانتے۔ زیادہ منظم طریق پر قرآن مجید ناظرہ پڑھانے اور پھر ترجمہ اور تفسیر سکھانے کے سلسلہ میں موصی صاحبان انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کو ان کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اور ان میں سے ہر ایک کو ان کے مفوضہ فرائض کے ضمن میں علیحدہ علیحدہ تفصیلی ہدایات سے نوازا۔

ربوہ ۸ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

ربوہ ۸ شہادت۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت کل بے چینی اور گھبراہٹ کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ گزشتہ رات نیند نہیں آئی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

ربوہ ۸ شہادت۔ خاکسار کی والدہ محترمہ تا حال بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ یرقان کے علاوہ درد گردہ اور ذیابیطس بھی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ کل سے حالت تشویشناک ہے۔ آکسیجن دی جا رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ نصر اللہ خان ناصر عربی سلسلہ احمدیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ شہادت ۱۳۴۸ ہش

نیکی کی جڑ خدا تعالےٰ پر ایمان ہے

(سالانہ کے لئے ۳ شہادت)

الٰہی احکام پر بھی خلوص دل سے اس وقت عمل ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان حاصل ہو۔ ورنہ الٰہی قانون بھی کما حقہ زیر عمل نہیں آ سکتا۔ اور لوگ اس میں بھی اپنی عقل کے دخل سے رخنے نکال سکتے ہیں۔ اور اپنی فوری ضروریات کے لئے اپنی خواہشاتی تاویلات کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر حضرت عمرؓ جیسا کوئی شخص ہمیں میسر آ جائے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اب کوئی ایسا شخص میسر بھی آ سکتا ہے یا نہیں؟ کیا ... فی الواقع ایسے حالات ہیں کہ ان میں کوئی عمرؓ پیدا ہو سکے؟ ظاہر ہے کہ حالات جس انداز پر ڈھل رہے ہیں۔ اور جیسا ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ اس میں ایک عام آدمی کی صالحیت کا قائم رہنا مشکل ہے۔ چہ جائیکہ ... عمرؓ پیدا ہوں۔"

اس سے واضح ہے کہ جب ایسا ماحول ہو جاتے تو محض انسانی قانون سے اسلام پر لوگوں سے خلوص دل کے ساتھ عمل کرانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے البتہ جب ایسا ماحول ہو جاتے۔ تو اللہ تعالےٰ خود آسمان سے اتر کر زمین پر اپنے ہاتھ سے اسلامی انقلاب برپا کرتا ہے۔ اور اپنی سنت قدیم کے مطابق وہ کسی ایسے انسان کو برپا کرتا ہے۔ جو اس کی راہ نمائی میں زمانے کے لحاظ سے اصلاح کا کام شروع کرتا ہے۔

جب کوئی بندۂ حق مبعوث ہوتا ہے۔ تو وہ عموماً ایسے ماحول ہی میں ہوتا ہے جب

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کا عالم ہوتا ہے۔ ایسے انسان کی تربیت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ جو بڑے بڑے کارنامے دکھاتے ہیں۔ جو اپنی قربانیوں سے الٰہی قانون کو از سر نو زندہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی وہ ماحول اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں برپا کرتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالےٰ کا دین اپنی پوری قوت کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

یعنی ذکر ہم ہی نے نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ بھی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ قیامت تک کے لئے ہے۔ جب جب بگاڑ پیدا ہوگا اللہ تعالےٰ خود اس کا تدارک کرتا رہے گا۔

اگر آج ایسا ہی بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ موجودہ ماحول میں کوئی عمر تو کجا کوئی صالح بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ تو ظاہر ہے کہ یہی وہ نشیاب وقت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ از سر نو اپنے دین کے قیام کے لئے خود زمین پر نازل ہو۔ اور دین کو فیلسوفوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر آسمان پر انسان کی تباہی کا تماشہ نہ دیکھتا رہے۔ اگر انسان اپنی عقل ہی کے سہارے پر چھوڑ دیا جائے تو یقیناً کچھ مدت میں دنیا تباہ ہو کر رہ جاوے۔ دین کا یہی مقصد ہے کہ اللہ تعالےٰ انسان کی خود راہ نمائی کر کے اس کو اس ذلت کے گڑھے میں گرانے سے محفوظ رکھے۔ جو وہ اپنا محدود عقل کی مدد کا نئی ذلت خود کھودتا ہے۔ آج مغربی تہذیب نے جو تباہی کی صورت پیدا کر دی ہے۔ وہ اسی وجہ سے

ہے۔ انسان نے اللہ تعالےٰ پر ایمان چھوڑ دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو ہدایات اپنے رسولوں کے ذریعہ دی ہیں۔ ان کو پس پشت ڈال دیا ہے؛

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرو۔ کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نور ہے؛

کشتیٔ نوح کو کچھ خدشۂ طوفان نہیں

خوف وہ کھائے خدا پر جسے ایمان نہیں
کشتیٔ نوح کو کچھ خدشۂ طوفان نہیں

چاک داماں ہیں بگولے تو تعجب کیا ہے
قیس کیا محمل لیلیٰ کا حدی خوان نہیں؟

چڑیاں چگ جائیں اگر کھیت تو ہے کس کا قصور؟
تو نہیں اپنا نگہبان تو دہقان نہیں

منہ سے سو بار گو الا اللہ پکارا ہے تو کیا
تیری آواز میں وہ روح نہیں جان نہیں

اس زمانے میں خدا اور دعا پر ایمان!!
کوئی بھی حضرت تنویر سا نادان نہیں

تنویر

بائیبل پر ایک نظر

قرآنی نظریہ کی صداقت کا درخشندہ ثبوت

(مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

(۲)

تورات کے بعد زبور کے ساتھ بھی یہی سلوک ہؤا۔ زبور میں بہت سے عبرانی شعراء کا کلام شامل ہو گیا۔ نتیجۃً یہ امر مشتبہ ہو گیا کہ کونسا زبور حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور کونسا دوسرے مذہبی شعراء کا۔

نئے عہد نامہ کا حال اس سے بھی ابتر ہے۔ انجیل کے اس وقت پانچ ہزار قدیم نسخے عیسائی دنیا کی تحویل میں ہیں۔ ان میں متن کے اختلافات کی تعداد تین لاکھ تک پہنچتی ہے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ کتنے وسیع پیمانے پر انجیل کو تحریف و الحاق کا تختہ مشق بنایا گیا۔

دو ہزار الفاظ پر مشتمل آیات الحاقی ثابت ہو چکی ہیں جن کو نئے ایڈیشنز سے نکال دیا گیا ہے یا ان کے متعلق نوٹ دے دیئے گئے ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر مرقس کے آخر میں شاندار الفاظ میں کیا گیا۔ یہ ورق مسلمہ طور پر الحاقی ہے۔ ایک بہت بڑے عیسائی عالم لکھتے ہیں کہ اس ورق کے الحاقی ہونے کے اتنے شواہد مل چکے ہیں کہ اگر کوئی اب بھی کہے کہ یہ ورق اصل انجیل کا حصہ ہے تو میں یہ بھی کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ ماسکو انگلستان کا شہر ہے۔

لوقا کے آخری حصہ میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ دورانِ صعود حواریوں نے اپنے آقا کو سجدہ کیا۔ یہ بیان بھی محرّفہ ہے۔ نئے ایڈیشنوں سے نکال دیا گیا ہے۔

اعمال الرسل کے شروع میں ذکر ہے کہ حضرت مسیح چالیس دن تک صلیبی واقعہ کے بعد حواریوں کے ساتھ رہے پھر وہ آسمان پر چلے گئے۔ قدیم یونانی نسخہ "سینائی" میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

تثلیث فی التوحید کی تائید میں ایک ہی آیت خطِ یوحنا میں تھی۔ وہ بھی نکال دی گئی ہے۔ دسویں صدی میں کسی کیتھولک پادری نے اس کا اضافہ کیا تھا۔

حال ہی میں نیو انگلش بائیبل کے نام سے نیا عہد نامہ شائع ہؤا ہے۔ اس کے حواشی پر جگہ جگہ تسلیم کیا گیا کہ بہت سی عبارات الحاقی ہیں خصوصاً انجیل یوحنا کے پہلے ورق میں جو کہ الوہیتِ مسیح کی اساس ہے تغیر و تبدّل کی نشاندہی کی گئی ہے۔

بائیبل کے اس مختصر تعارف کے بعد اب آثارِ قدیمہ سے نکلنے والے نوشتوں کا ذکر مقصود ہے جو کہ تحریف بائیبل کے زندہ گواہ ہیں۔

(۱) کوہ سینا کی خانقاہ سے یونانی اور سریانی بائیبل کے ایسے نسخے ملے ہیں جن میں مرقس اور لوقا کے آخر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر مفقود ہے۔

(۲) آرمینیا کے آثار سے انجیل کا ایک ایسا نسخہ ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ مرقس کا آخری ورق بشپ ارسٹن نے دوسری صدی میں انجیل کے ساتھ لگایا۔ اس ورق میں بنیادی عیسائی عقائد کا ذکر ہے۔

(۳) کوہ ایتھاس (یونان) کی ایک قدیم خانقاہ سے انجیل مرقس کے ایک نسخہ کا انکشاف ہؤا۔ اس نسخہ کے آخر میں لکھا ہے کہ حادثہ صلیب سے زندہ ہونے کے بعد خود حضرت مسیح مشرق میں نمودار ہوئے۔ ان کا لازوال پیغام ان کے شاگردوں نے مغرب میں پہنچایا۔

(۴) قدیم مسودات کے ایک تاجر شاپیرا کو بحیرہ مردار کے قرب و جوار میں تورات کا ایک ایسا نسخہ ملا جو کہ بہت قدیم عبرانی رسم الخط میں لکھا ہؤا تھا۔ یہ نسخہ موجودہ تورات سے بہت کچھ مختلف ہے۔ انجیل نے تورات کے بعض ایسے حوالے دیئے ہیں جو کہ موجودہ تورات میں نہیں ہیں لیکن شاپیرا کے نسخہ تورات میں پائے گئے۔ کیمبرج کے جے ایل ٹیچر کی تحقیق میں یہ نسخہ ابتدائی عیسائیوں کی تحویل میں تھا۔ پروفیسر موصوف کہتے ہیں کہ ابتدائی عیسائی یہ مانتے تھے کہ تورات میں بہت سے باطل اضافے ہو چکے ہیں انہوں نے ان اضافوں کو حذف کر کے تورات کا ایک نسخہ مرتب کیا جو کہ شاپیرا کو ملا۔

(۵) بائیبل کے بہت سے صحیفے وادی قمران کے غاروں سے ملے ہیں ان کا مطالعہ علمائے بائیبل کر رہے ہیں۔ عبرانی بائیبل کا متن دسویں صدی تک پہنچا جاتا تھا۔ اب صحائف قمران کی صورت میں دوسری تیسری صدی قبل مسیح کا متن ہمارے سامنے ہے۔ متن کے بہت سے اختلاف ایسے ہیں جن کی جانچ ہو رہی ہے علماء کا خیال ہے کہ اس انکشاف سے عبرانی متن میں جگہ جگہ تبدیلی کرنی پڑے گی۔ بہرحال یہ ثابت ہے کہ عہدِ عتیق کا موجودہ مسوراتی متن اتنا مستند نہیں ہے۔

(۶) افغانستان میں وادیٔ غذر میں یہودیوں کی ایک قوم آبادی تھی۔ ایک قدیم قبرستان سے ایسی الواحِ مزار ملی ہیں جن میں بائیبل کا ایک آدھ فقرہ لکھا ہؤا ہے۔ اس فقرہ کی عبارت موجودہ متن کی بجائے وادیٔ قمران کے متن سے ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے شمال مغرب میں بسنے والے یہودیوں کے پاس صحف بائیبل کا ایسا متن تھا جو کہ صحائفِ قمران کے مطابق تھا۔

(۷) بالائی مصر میں کسان اپنے کھیتوں کے لئے کھاد جمع کر رہے تھے۔ ایک قدیم خانقاہ ان کے قدموں کے نیچے تھی بیلچے کی ضرب سے ایک قبر کھل گئی۔ اس قبر میں کوئی مردہ دفن نہیں تھا۔ بلکہ کسرِ صلیب کی ایک زندہ شہادت مدفون تھی۔ اس قبر میں ایک مٹکا رکھا تھا۔ اس کو کھولا گیا تو ابتدائی عیسائیوں کے قبطی صحائف ملے۔ ان میں لکھا ہے کہ ہمارے آقا صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ وہ موت کی آغوش سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ فلسطین سے کہیں دُور ہجرت کر گئے۔ اپنے پیچھے یعقوب حواری کو امیر مقرر فرمایا۔ آپ نے شادی بھی کر لی تھی۔ تین مریم نامی خواتین ہمہ وقت سفر زندگی میں آپ کے ہمراہ رہیں مریم صدیقہ آپ کی والدہ، مریم مگدلینی رفیقۂ حیات، مریم آپ کی خالہ۔ حضرت مسیح کے ۱۱۴ اقوال بھی ملے ہیں۔ بہت سے موجودہ اناجیل میں نہیں ہیں۔ ملنے والی اس انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ایک بشر رسول تھے۔ نجات صلیب یا کسی کفارہ سے وابستہ نہیں۔ یہ انکشاف کسرِ صلیب کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔

(۸) انجیل میں لکھا ہے کہ میرے بعد آنے والا موعود مجھ سے افضل ہے۔ یہ فقرہ موجودہ نسخوں میں حضرت یوحنا نبی کی طرف منسوب ہے۔ انجیل کے بعض ایسے نسخے بھی ملے ہیں جن میں یہ فقرہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا۔ گویا حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ میرے بعد آنے والا پیغمبر مجھ سے افضل اور مجھ سے مقدم ہے۔

(۹) مصر کے آثار سے انجیل مریم کے اوراق ملے ہیں اس میں لکھا ہے کہ گناہ اندر سے نہیں پھوٹتا بلکہ خارج سے آتا ہے۔ گویا موروثی گناہ کے تصوّر کا کوئی ذکر نہیں۔ اس انجیل میں صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ کے وعظوں کی تفصیل اور پھر آپ کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے۔

قبطی انکشافات کی بنیاد پر جرنل آف تھیالوجیکل سٹڈیز کی ایک حالیہ اشاعت میں تسلیم کیا گیا کہ شروع میں ایک ایسی عیسائیت بھی تھی جس میں نجات کا تصوّر صلیب سے وابستہ نہیں تھا۔

اب آخر میں مجھے ایک اہم سوال کا جواب دینا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے

کہ اگر بائیبل شروع سے تغیر و تبدّل کا تختۂ مشق رہی ہے تو انبیائے بنی اسرائیل نے تحریفاتِ بائیبل کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھائی؟ وہ کیوں اسی کتاب کو مانتے اور دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے جس میں کلامِ الٰہی کے ساتھ انسانی خیالات کی ملونی ہو چکی تھی۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ تک بیشتر تحریفات ہو چکی تھیں۔ آپ دینِ موسوی کی تجدید کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ تورات کے ہر ہر لفظ اور شوشہ کی تصدیق کرتے ہیں۔ آپ نے کیوں نہ بتایا کہ یہ کتاب محرّف و مبدّل ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل نے کلامِ الٰہی کے ضیاع اور تغیّر و تبدّل کا ذکر کیا ہے۔ اسرائیلی اور عیسائی لٹریچر میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ عہدِ عتیق کے بعض پیغمبروں نے کلامِ الٰہی میں تحریف کے خلاف آواز اٹھائی۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور حواریوں نے بھی تحریفاتِ بائبل کا ذکر کیا ہے۔ یہودیت اور عیسائیت میں مابہ النزاع یہ مسئلہ بھی تھا کہ یہودی من وعن عہدِ عتیق کو کلامِ الٰہی مانتے تھے لیکن ابتدائی عیسائی کہتے تھے کہ پیغمبرِ صادق کو وہ کسوٹی دی گئی ہے جس سے سچ اور جھوٹ میں تمیز ہو سکتی ہے۔ تورات کے جو حصے انبیاء پر اتہامات اور الزامات پر مشتمل ہیں یا صفاتِ الٰہی کے خلاف اور ان سے اللہ تعالیٰ کی کسرِ شان ہوتی ہے وہ یقینی طور پر کلامِ الٰہی میں باطل اضافہ ہے۔ یہودی ان خیالات کے باعث مشتعل ہوتے تھے۔ عیسائی برملا طور پر تو نہیں اپنی مجالس میں یہی نظریہ پیش کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں باطل خیالات کی ملونی ہو چکی ہے۔

کلامِ الٰہی کے ضیاع اور تحریفِ بائیبل کے متعلق انبیائے بنی اسرائیل کا موقف کیا تھا؟ بعض حوالے درج ذیل ہیں:۔

(۱)

۷۵۰ قبل مسیح میں اسرائیلی پیغمبر عاموس نے جس کا صحیفہ بائیبل میں شامل ہے ان الفاظ میں پیشگوئی کی:۔

"خداوند خدا فرماتا ہے۔ دیکھو وہ دن آتے ہیں کہ میں اس ملک میں قحط ڈالوں گا۔ نہ پانی کی پیاس نہ روٹی کا قحط بلکہ خداوند کے کلام سننے کا۔ تب لوگ سمندر سے سمندر تک اور شمال سے مشرق تک بھٹکتے پھریں گے اور خداوند کے کلام کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑیں گے لیکن کہیں نہ پائیں گے۔"

(عاموس ۸/۱۱-۱۲)

اس پیشگوئی میں یہ بتایا گیا کہ ایسے حالات پیدا ہونے والے ہیں کہ تورات یوں نابود ہو جائے گی کہ لوگ اکنافِ عالم میں چراغ لے کر اسے ڈھونڈیں گے لیکن اس کا نام و نشان نہ پائیں گے۔ اس انذار کے مطابق پہلے اشوری بادشاہوں اور پھر بابل حکمرانوں کے قہرمانی حملوں میں بنی اسرائیل پر پے در پے آفت ٹوٹی جس میں کتابِ مقدس کے نسخوں کو چن چن کر جلایا گیا۔ اس سانحہ کے سو سال بعد تورات دوبارہ مرتب ہوئی۔ تورات کی بازیابی میں بہت سی صداقتیں مسخ ہو گئیں۔ کیونکہ سو سال میں لوگ اصل متن بھول گئے تھے۔ اور بنی اسرائیل کی زبان بھی بدل گئی تھی۔ پہلے وہ عبرانی بولتے تھے اب ارامی بولنے لگے۔

(۲)

۷۲۲ عیسوی میں شمالی اسرائیل کی تباہی کے بعد شمالی اور جنوبی فرقوں کی تورات کو یکجا کر دیا گیا۔ اس ترتیبِ نَو کے بعد چھٹی صدی قبل مسیح میں حضرت یسعیاہ نبی مبعوث ہوئے۔ آپ نے فرمایا:۔

تم کیونکر کہتے ہو کہ ہم دانشمند ہیں اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے۔ بے شک جھوٹے کاتبوں کا قلم جھوٹ کی طرف پھر گیا ہے۔

(یرمیاہ ۸/۸ کیتھولک بائیبل)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت یرمیاہ نبی کے زمانہ میں تورات میں جھوٹے کاتبوں کی طرف سے ملونی شروع ہو چکی تھی۔ آپ کی زندگی ہی میں بخت نصر نے یروشلم پر حملہ کیا۔ جس میں تورات کے موجودالوقت نسخے بھی ضائع ہو گئے۔ اور یہ حال ہو گیا کہ عاموس نبی کی پیشگوئی کے مطابق تورات کا کوئی ورق ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتا تھا۔

(۳)

حضرت یرمیاہ نبی کے سو سال بعد بنی اسرائیل نے اپنے مقدس لٹریچر کو دوبارہ جمع کیا۔ تورات کی اس بازیابی میں بہت سی صداقتیں مسخ ہو گئیں۔ اور بعض بنیادی باتیں درج نہیں ہوئیں۔ اس نامکمل کتاب میں بھی وقتاً فوقتاً ترمیم و اضافہ کا عمل جاری رہا۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے زمانہ میں تورات موجودہ شکل اختیار کر چکی تھی۔ آپ نے تورات کے اس حصہ کی تصدیق کی جو کہ کلامِ الٰہی سے عبارت تھا جو کہ تورات کہلانے کا مستحق تھا۔ جو حصہ تورات میں سے نہیں تھا اس کی تصدیق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے یہ تعلیم دی کہ عہدِ عتیق کا ایک حصہ تورات ہے اور ایک عدمِ تورات۔ تورات کا ایک شوشہ بھی ٹل نہیں سکتا وہ سچ ہے۔ دوسرا حصہ تورات ہے ہی نہیں بلکہ باطل اضافہ ہے۔ انجیل نے اس فرق کو واضح نہیں کیا۔ لیکن قرآن کریم میں مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ (مائدہ ۴۷) کے الفاظ آئے ہیں کہ آپ نے اس حصہ کی تصدیق کی جو کہ "مِنَ التَّوْرَاةِ" تھا۔ جو حصہ باہر سے شامل کیا گیا اس کی آپ نے تصدیق نہیں کی۔

تحریفِ بائیبل کی یہ تعلیم نامساعد حالات اور بنی اسرائیل کے غیظ و غضب کی وجہ سے کھلے بندوں نہیں دی گئی۔ حواریوں کو جن تعلیمات سے ان کے آقا نے نوازا اس میں یہ خاص تعلیم بھی شامل تھی۔ اس کا ثبوت دوسری صدی کی کتاب خطباتِ کلیمنٹائن سے ملتا ہے۔ ابتدائی عیسائیوں کے عقائد کیا تھے؟ اس باب میں یہ کتاب ایک عظیم سرمایہ ہے جو کہ بڑی حد تک زمانہ کی دستبرد سے محفوظ رہا۔

یہ کتاب مقدس پطرس کی تقاریر، خطبات اور ملفوظات سے ترتیب دی گئی۔ اس کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر بن کر مبعوث ہوئے۔ آپ کو وہ کسوٹی دی گئی جس سے حق و باطل میں ہم فرق کر سکتے ہیں۔ آپ کے سچے پیروکار اس کسوٹی کے مطابق تورات کو پرکھ سکتے ہیں۔ تورات کے دو حصے ہیں ایک حقیقی تورات ہے اور ایک باطل اضافہ۔ انبیاء پر اتہامات والا حصہ اور صفاتِ الٰہی کے خلاف بیانات کلامِ الٰہی میں انسانی دستبرد کا نتیجہ ہے۔ ایسے حوالوں کو کلامِ خدا قرار نہیں دیا جا سکتا۔

کیمبرج کے ڈاکٹر جے۔ ایل ٹیچر اپنے ایک مقالہ میں لکھتے ہیں:۔

"ابتدائی یہودی مسیحیوں کی کتاب خطباتِ کلیمنٹائن میں یہ نظریہ پیش کیا گیا۔ کہ عبرانی بائیبل کے بعض حصے حقیقی الہام ہیں باطل اضافہ اور انسانی دستبرد کا نتیجہ ہیں۔ ان الحاقات کو جانچنے کا معیار خدا تعالیٰ کے سچے نبی یسوع کے ماننے والوں ہی کے پاس ہے۔ وہی بائیبل کے درست اور نادرست، صحیح اور غلط متن میں تمیز کر سکتے ہیں۔" (ملاحظہ ہو لندن ٹائمز لٹریری سپلیمنٹ ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء)

دوسری صدی کے اس حوالہ کے بعد چوتھی صدی کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو اس صدی کے مشہور عیسائی عالم مقدس ایپی فینیس لکھتے ہیں کہ ابتدائی عیسائی تورات کے بعض الحاقی حصوں کو تورات نہیں مانتے تھے۔

کرسٹل سٹنڈل اپنی کتاب "صحائف قمران اور عہد نامۂ جدید" میں لکھتے ہیں:۔

Epiphanius tells us that the Ebionites did not accept the whole Pentateuch, but rejected certain passages of it.

Scrolls and the New Testament by Krister Stendahl P. 222

ایپی فینیس نے ہمیں بتایا ہے کہ نصاریٰ ابیونیہ (یعنی ابتدائی موحد عیسائی) تورات کی کتب خمسہ کو علیٰ حالہٖ تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ اس کے بعض حصّوں کو وہ ردّ کر دیتے تھے۔

خطباتِ کلیمنٹائن میں مقدس پطرس کے خیالات ملاحظہ ہوں:۔

"جیسا کہ تورات میں لکھا ہے کہ آدم نے گناہ کیا۔ نوح شراب پی کر برہنہ ہو گیا یہ درست نہیں۔ پطرس نے کہا "نہ تو آدم سرکش اور باغی تھا۔ کیونکہ خدا کے ہاتھ نے اس کو بنایا۔ نہ نوح شراب پی کر بدمست ہوا۔ کیونکہ اس وقت ساری دنیا میں وہی ایک مردِ صادق تھا۔"

پھر لکھا ہے:۔

"صحفِ بائیبل میں صفاتِ الٰہیہ کے متعلق بہت سی باطل باتیں داخل کر دی گئیں۔"

Scrolls and the New Testament P. 222

اسی حقیقت کی طرف قرآنِ حکیم کی اس آیت میں اشارہ ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مشن کی تفصیل میں فرمایا وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ (آل عمران ۴۹) یعنی (تورات محرّف و مبدّل ہو چکی ہے) اس میں سے جو حصہ صحیح اور اصلی ہے اس کی میں تصدیق کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مصدق کے معنے قرآنی طور پر یہ ہیں کہ جو کچھ صحیح تھا اس کو نقل کر دی اور جو نہیں لیا وہ غلط تھا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صہ ۹۱)

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْر

(۱)
محترم حاجی عبدالکریم صاحب آف کراچی

میرے چچازاد بھائی حاجی عبدالکریم صاحب آف کراچی کی پیدائش روجھان ضلع ڈیرہ غازیخان میں ہوئی میرے دادا صاحب مرحوم محکمہ پولیس میں ملازم تھے ان ایام میں غلام حیدر خان صاحب ساکن گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا پولیس میں ملازم تھے ان کی صاحبزادی سے میرے چچاجان کا رشتہ ہوا اور ان کے بطن سے دو لڑکے عبدالغفور، عبدالکریم تولد ہوئے ابھی عبدالکریم صاحب خورد سال ہی تھے کہ آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا اور ان کی نانی صاحبہ ان کو گھوگھیاٹ لے گئیں ان کی پرورش اُن کے نانا غلام حیدر خان صاحب نے کی۔ ۱۹۱۴ء میں سرگودھا سے میٹرک کیا اور اسی سال احمدیت میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ مصر چلے گئے وہاں آپ تبلیغ بھی کرتے رہے۔ جس کا ذکر قادیان سے شائع ہونے والے انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں معہ ان کے فوٹو کے شائع ہوا مصر میں عیسائی مشنریوں کی مخالفت کیوجہ سے آپ کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ جس پر آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کی تحریک کے ساتھ لکھا کہ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں ملازمت ترک کر دوں۔ مگر حضور نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ ۱۹۱۹ء میں آپ مصر سے واپس وطن لوٹے ان کا نکاح بابو محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی کی بڑی صاحبزادی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۹ء میں پڑھا تھا۔ یہ رشتہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک سے ہوا تھا۔ رخصتانہ نہایت سادہ طریق پر ہوا۔

کچھ عرصہ بعد آپ کراچی کسٹم میں ایک اعلیٰ عہدہ پر ملازم ہو گئے۔ مگر وہاں کے حالات آپ کی عبادت اور نیکی میں مانع تھے اس لئے آپ نے ایسی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور پھر محکمہ آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس میں ملازمت اختیار کر لی کچھ عرصہ سکھر برانچ آڈٹ آفس میں بطور سپرنٹنڈنٹ تعینات تھے جب سکھر برج کی تعمیر کا کام ختم ہو گیا تو آپ کراچی واپس چلے گئے اور وہاں مستقل رہائش اختیار کر لی آپ کو تبلیغ کا خاص جوش تھا۔ بہت مہمان نواز تھے۔ جب گھر میں مہمان آ جاتا تو نہایت خوش ہوتے۔ گھر کے افراد اور بچوں سے نہایت پیار و محبت سے پیش آتے۔ حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد سے خاص محبت رکھتے تھے۔ وقت کا بیشتر حصہ عبادت میں گذرتا باوجود علالت کے آپ نے عارضی وقف میں مختلف جگہوں پر خدمات انجام دیں اب بھی عارضی وقف کے لئے تیار تھے۔ دعا کے لئے آپ کے پاس کافی خطوط آتے آپ نہایت توجہ سے دعا کرتے اور پھر باقاعدگی سے خطوط کا جواب دیتے۔ اس دفعہ اکتوبر میں ہی ربوہ آ گئے۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم کی کوٹھی پر مقیم ہو گئے۔ باوجود کمزوری کے رمضان شریف میں باقاعدگی سے روزہ رکھتے رہے۔ روزانہ مسجد مبارک جاتے۔ نماز باجماعت ادا کرتے اور درس میں شامل ہوتے۔

۱۹/۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کی درمیانی شب قریباً ۳ بجے پیشاب کے لئے اٹھے دل کا دورہ پڑنے پر فرش پر گر گئے۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ راولپنڈی میں تھے بذریعہ ٹیلیفون انہیں مطلع کیا گیا میاں صاحب اسی روز شام کو ربوہ پہنچ گئے۔ حاجی صاحب کے علاج اور تیمارداری میں پوری سعی فرماتے رہے۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آکسیجن دینے پر دس بجے دن حالت سنبھل گئی اور باتیں کرتے رہے دن میں پونے دو بجے دوبارہ دورہ پڑا اور چند سیکنڈ کے اندر اندر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اسی روز بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور اسی رات آپ کو بہشتی مقبرہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں (جو سب شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں) چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب مرحوم کو جنۃ الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار عبدالرحیم بہاولنگر)

(۲)
پیر فیض احمد صاحب مرحوم آف ڈنگہ (گجرات)

خاکسار جون ۱۹۱۸ء کے بعد سلسلہ ملازمت محکمہ تعلیم ضلع اٹک قریباً چالیس سال کیمل پور کے ضلع میں مختلف مدارس میں کام کرتا رہا۔ اکثر اوقات صدر دفتر میں بھی آنا پڑتا تھا۔ ان دنوں پیر صاحب مرحوم کو بابو صاحب کہا کرتے تھے۔ بڑی محبت اور الفت سے پیش آتے تھے۔ کھانے کے وقت کافی مدرسین ان کے ساتھ شریک ہوا کرتے تھے اس سلسلہ میں انہیں زیر بار بھی ہونا پڑتا تھا۔ تنخواہ ۳۰۔ ۳۵ کے لگ بھگ تھی۔ مگر وضع کے پابند تھے۔ بشاشت سے مہمان نوازی کا فریضہ ادا کرتے رہے ان دنوں کیمل پور میں انگلیوں پر شمار ہونے والے احمدی تھے۔ مثلاً حکیم محمد بخش صاحب۔ میاں محمد ابراہیم صاحب۔ منشی اشتاق احمد صاحب۔ پیر صاحب اور منشی تاج محمد صاحب آف حضرو وغیرہ

پیر صاحب مرحوم ہمیشہ مدرسین کو آپس میں اتفاق سے رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور کوشش کر کے بھی صلح صفائی کرا دیا کرتے تھے۔ اور محکمانہ کارروائی کے جھمیلوں سے نجات دلاتے تھے۔

سلسلہ کے کاموں میں بڑی کوشش اور محنت سے حصہ لیتے تھے۔ آخر عمر میں آنکھوں میں کمزوری کی وجہ سے لکھنے کا کام چھوڑ دیا تھا۔ شروع ملازمت کے پانچ چھ سال تو خاکسار کیمل پور کے قریب رہا۔ پھر دور دراز کے مدارس میں چلا گیا اور ان سے ملاقات بھی نہ کر سکا اور وہ سرگودھا۔ راولپنڈی جہلم وغیرہ میں چلے گئے

مئی ۱۹۵۹ء میں میرا بقایا پراویڈنٹ فنڈ -/۶۰۸ برآمد ہوا۔ جبکہ مجھے ریٹائرڈ ہوئے قریباً ۱½ سال گذر چکے تھے۔ انچارج سکول میری جعلی رسید رسید بنا کر رقم ہضم کر گیا۔ اس پر مقدمہ چلا۔ سزایاب ہوا۔ اب رقم برآمد کرانا تھی۔ محکمہ لاپرواہی کرتا تھا اور بھی کوئی امداد میسر نہ آتی۔ مجبوراً پیر صاحب مرحوم کی طرف رجوع کیا۔ انہوں نے ۹ ماہ مسلسل کوشش کر کے یہ رقم مجھے خزانہ سے نکلوا کر میرے حوالہ کی یہ ۱۹۶۳ء کا واقعہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ان کی اولاد کو صبر دے اور انہیں سلسلے کا خادم بنائے۔ آمین

(خاکسار پیر محمد اکبر سفر اڈگولیکی گجرات)

(۳)
حضرت چوہدری غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت چوہدری غلام حسین صاحب مکرم مولوی محمد یار صاحب سابق مبلغ انگلستان کے والد بزرگوار تھے۔ آپ کا اصل وطن موضع اورا ضلع سیالکوٹ تھا۔ جب کرانہ اور ساندل بار آباد ہوئی تو گورنمنٹ نے فوجی اہمیت کے مدنظر "گھوڑی پال" سکیم کے تحت فی گھوڑی دو دو مربعے دے کر علاقہ سرگودھا آباد کیا۔ یہ گھوڑیاں بڑی اعلیٰ نسل کی ہوتی تھیں۔ ان کی نسل رسالہ کے گھوڑ سواروں کے لئے گورنمنٹ لے لیتی تھی۔ حضرت چوہدری صاحب بھی انہی آبادکاروں میں سرگودھا آ کر آباد ہو گئے تھے۔ بڑے ہی محبت کرنے والے اور رحیم خود بزرگ تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے والہانہ محبت تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت علامہ میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ حضرت نواب عبداللہ خان رضی اللہ عنہ سے تو انہیں عاشقانہ رنگ کی محبت تھی۔ یہ بزرگ بھی آپ پر بڑے مہربان تھے۔

جب سے ربوہ آباد ہوا ہے مرکز ان کے چک کے بالکل نزدیک ہو گیا تھا لیکن تقسیم سے پہلے بھی بڑی کثرت سے قادیان جایا کرتے تھے حالانکہ سرگودھا سے وہاں تک کے اخراجات سفر بہت زیادہ تھے۔ کثرتِ آمد و رفت کی وجہ سے وہ قادیان میں رہنے والوں میں جانے پہچانے بزرگ تھے۔

آپ کا عمامہ اور دوسرا لباس دیکھ کر آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے کے چوہدریوں کا تمدن اور طرز لباس سامنے آ جاتا تھا۔ احترام نظام کا بہت خیال رکھتے تھے۔ احباب دعا کریں کہ مرحوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں فضل اور برکات نازل ہوں

(محمد اسمٰعیل ذبیح ربوہ)

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ برائے پانچ لاکھ روپے

تحریک خاص کے وعدہ جات کی فہرستیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس چندہ کی تحریک کی اغراض یہ ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال گزرنے کی خوشی میں یہ فنڈ جمع کیا جائے یہ چندہ چار سال میں جمع کیا جائے تا ۱۹۷۲ء تک یہ رقم پوری ہو جائے اس چندہ کو مندرجہ ذیل چیزوں پر خرچ کیا جائے گا

۱۔ ایک لاکھ روپے ایک غیر زبان میں ترجمہ کروانے کے لئے
۲۔ بقیہ رقم دفتر لجنہ اماء اللہ کی پھر سے تعمیر۔ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول اور نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر
۳۔ پانچ سو یا اس سے زائد چندہ دینے والی کا نام دفتر لجنہ اماء اللہ کے ہال میں کندہ کروا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔
۴۔ پہلے ایک لاکھ کے متعلق پوری کوشش کی جائے کہ اکتوبر ۱۹۶۹ء تک جمع ہو جائے
۵۔ وعدہ جات بھجوانے کے لئے لجنہ مرکزیہ نے فارم چھپوائے ہیں جو دفتر کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔
۶۔ ہر چندہ دہندہ کو دفتر لجنہ کی طرف سے چھپی ہوئی رسید میرے دستخطوں کے ساتھ بھجوائی جا رہی ہے اگر کسی کو نہ ملے تو اطلاع دے۔
۷۔ ماہ بماہ چندہ دہندگان کے نام مصباح میں شائع کئے جائیں گے۔ اگر کسی کا نام شائع نہ ہو تو دفتر کو اطلاع دیں۔

(مریم صدیقہ)

ذیل میں دو لجنات اور لجنہ لنڈن کے وعدہ جات شائع کئے جا رہے ہیں۔

۱ ۔	لجنہ اماء اللہ کنری		۱۰۰۰
۲ ۔	لجنہ اماء اللہ گوجرخان		۱۰۱۰
۳ ۔	شاہدہ ریاض ملک لنڈن		۵۰ پونڈ
۴ ۔	مسز رحمان خان صاحب لنڈن		۵۰ رر
۵ ۔	مسز مولوی کریم صاحب لنڈن		۵۰ رر
۶ ۔	مسز خواجہ بشیر احمد صاحب لنڈن		۵۰ رر
۷ ۔	مسز خواجہ نذیر احمد صاحب	رر	۵۰ رر
۸ ۔	مسز طیبہ کریم صاحبہ	رر	۷۳ رر
۹ ۔	مسز گلزار صاحب	رر	۵۰ رر
۱۰ ۔	مسز ڈاکٹر عبد السلام صاحب	رر	۴۵ پاؤنڈ پہلے سال کا وعدہ
۱۱ ۔	مسز ڈاکٹر نصیر صاحب	رر	۱۰۰ رر
۱۲ ۔	مسز عائشہ مجیب صادق صاحب	رر	۵۰ رر
۱۳ ۔	مسز فریدہ احمد صاحب	رر	۵۰ رر
۱۴ ۔	مسز ناصر شاہ صاحب	رر	۵۰ رر
۱۵ ۔	مسز ستار عثمان صاحب	رر	۵۰ رر
۱۶ ۔	مسز اکبری اسماعیل صاحب	رر	۵۰ رر
۱۷ ۔	مسز ثریا صادق صاحب	رر	۱۰۰ رر
۱۸ ۔	مسز حمیدہ ناصر صاحب	رر	۵۰ رر
۱۹ ۔	مسز عائشہ ارشد صاحب	رر	۵۰ رر
۲۰ ۔	مسز حلیمہ ارشد صاحب	رر	۵۰ رر
۲۱ ۔	مسز خدیجہ منصور صاحب	رر	۱۰۰ رر
۲۲ ۔	مسز عذرا عثمان	رر	۵۰ رر
۲۳ ۔	مسز بشارت صاحب	رر	۴۰ رر
۲۴ ۔	مسز منیر خواجہ صاحب	رر	۵۰ رر
۲۵ ۔	مسز افضل خان صاحب	رر	۵۰ رر
۲۶ ۔	مسز سلیمہ رحیم بخش صاحب مع بچگان		۵۰ رر
۲۷ ۔	مسز ناصرہ ندیم صاحب		۵۰ رر
۲۸ ۔	مسز یعقوب صاحب		۵۰ رر
۲۹ ۔	مسز مرزا عطاء الرحمان صاحب لنڈن	.. —	۵۰ پونڈ
۳۰ ۔	مسز نذیر احمد نذر صاحب	رر .. —	۵۰ رر
۳۱ ۔	مسز شہسوار عثمان صاحب	رر .. —	۵۰ رر
۳۲ ۔	مسز نعیم ملک صاحب	رر .. —	۴۸ رر
۳۳ ۔	مسز قمر داؤد صاحب	رر .. —	۵۰ رر
۳۴ ۔	مسز نعیمہ کھوکھر صاحب	رر .. —	۵۰ رر
۳۵ ۔	مسز ڈاکٹر داؤد صاحب	رر .. —	۱۰۰ رر
۳۶ ۔	مسز ثمینہ ملک صاحب	رر .. —	۲۴ پونڈ ایک سال کا وعدہ
۳۷ ۔	مسز ممتاز اشرف صاحب	رر .. —	۱۰۰ پونڈ
۳۸ ۔	مسز اعجاز ملک صاحب	رر .. —	۲۴ رر
۳۹ ۔	مسز عزیز الدین صاحب	رر .. —	۲۴ رر
۴۰ ۔	مسز قیوم بشیر صاحب	رر .. —	۱۰۰ رر
۴۱ ۔	مسز حنیف صاحب	رر .. —	۲۰ رر
۴۲ ۔	مسز پروین رفیع صاحب	رر .. —	۷۰ رر
۴۳ ۔	مسز مریم شاکر صاحب	رر .. —	۵۰ رر
۴۴ ۔	مسز ذکیہ سلیم مرزا صاحب	رر .. —	۲۰ رر
۴۵ ۔	مسز صادقہ خالد صاحب	.. —	۲۰ رر

روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق

تحریک جدید کے ہر دفتر کا مجاہد بعد میں آنے والے دفتر کیلئے معقول تعداد میں نئے مجاہد بنائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری

. . . .

. ہے اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا بلکہ کم از کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا۔ جو دفتر دوم میں حصہ لے اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں۔ جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی کھڑے کرے اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس کے روپیہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بد رسوم کے خلاف جہاد

محمد اسد اللہ قریشی صاحب نے اس پمفلٹ میں ان لاتعداد مشرکانہ اور فضول رسوم پر روشنی ڈالی ہے۔ جس میں عام مسلمان اس وقت مبتلا رہیں اور جن کا نتیجہ سوائے خسر الدنیا والآخرۃ کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ ان رسوم کو بعض لوگوں نے دین حق کا حصہ سمجھ کر ان کی پیروی کو احکام خداوندی کی طرح پورا کرنا شروع کیا ہے۔ قریشی صاحب نے ان رسوم کی نشاندہی کر کے اصلاح ملی کی جانب جو قدم اٹھایا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اس پمفلٹ کی زیادہ سے زیادہ ترویج مناسب ہے (ادارہ)

(انصاف ۱۲ دسمبر ۱۹۶۸ء)

گرائپ واٹر وغیرہ کی نسبت کہیں زیادہ مفید دوا

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، قے، دست، دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے بے بی ٹانک! بچوں کی نشوونما کے لئے بے بی ٹانک استعمال کریں۔ پیکنگ ۲/- و ۱/۲۵

کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور ★ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر

روزنامہ **الفضل** ربوہ

سے خط وکتابت کیا کریں

تاج الصحت

یہ ۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھئے انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

منافع کا نرالا حساب

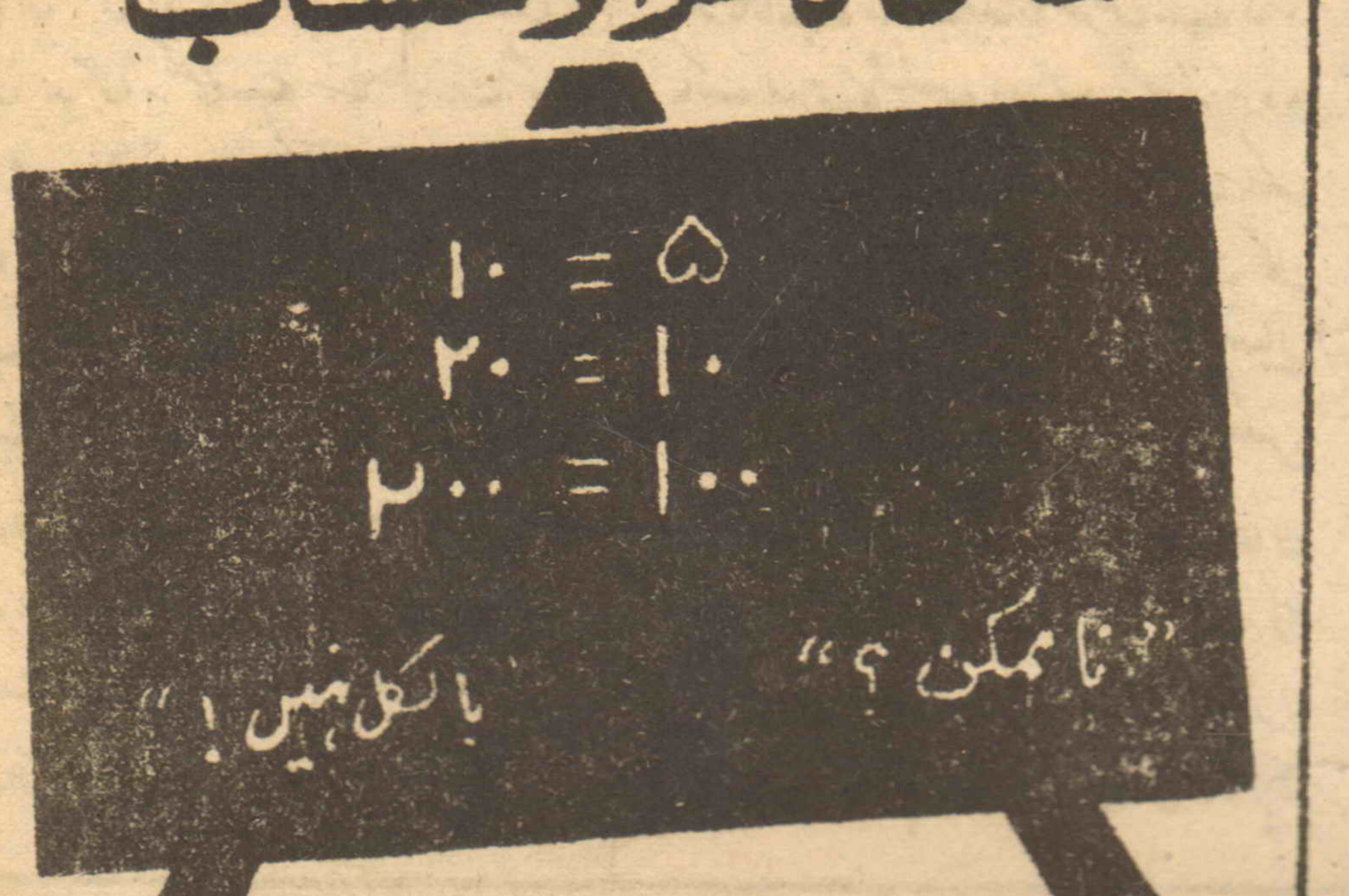

۱۰ فیصدی سالانہ منافع، تمام منافع پر ٹیکس معاف
سرمایہ کاری کے لئے ٹیکس میں مراعات
پورے منافع کی ادائیگی کی حکومت ضمانت دیتی ہے

آپ کا سرمایہ دس سال میں دوگنا ہو جاتا ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

بچت کیجئے

فہرست عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں:-

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
مکرم محمد عبد الرزاق شاہ صاحب
مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب تنزانیہ
مکرم سید داؤد احمد صاحب انور
مکرمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
مکرمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ اپنا مرحومہ بچی خزامی کی طرف سے
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودہا۔
مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
مکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت وتجارت ربوہ

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ تبلیغ (فروری) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں

مکرم نور الدین صاحب اپنی انگلینڈ بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ۲۷، ۲ ۵۳ روپے

مکرم میجر محمود احمد صاحب راولپنڈی	۲۰۰-۰۰	"
مکرم سید بشیر احمد صاحب حیدر آباد	۳۰-۰۰	"
مکرم سید بشیر احمد صاحب دواخانہ خدمت خلق ربوہ	۲۰-۰۰	"
مکرم عبد الستار صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی	۶-۰۰	"
مکرم عبد الکریم صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی	۱-۰۰	"
مکرم ملک عبد الرب صاحب گول بازار۔ ربوہ	۲-۰۰	"
مکرم عبد الحفیظ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	۳-۰۰	"
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی	۵-۰۰	"
مکرم بابو محمد عالم صاحب سرگودہا	۱۳۴-۵۰	"
مکرم محمد عبد اللہ صاحب اوجلہ سرگودہا	۲۰-۰۰	"
مکرم رانا حمید احمد صاحب [illegible]	۱-۰۰	"
مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۵۳-۸۴	"
مکرم محمود احمد صاحب گوجرہ لائل پور	۱۰۲-۰۰	"
مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۳-۰۰	"
مکرم محمد خورشید صاحب ساہیوال	۱۹۶-۱۳	"
مکرم محمد امین صاحب "	۱-۰۰	"
مکرم محمد علی صاحب "	۴-۲۵	"
مکرم عبد الستار صاحب "	۵-۰۰	"
مکرم عبد القیوم صاحب فاروقی ۔ لاہور	۲۶-۲۰	"
مکرم عبد الرحمن صاحب باغبانپورہ لاہور	۱۰-۰۰	"
مکرم بشارت احمد صاحب باغبانپورہ لاہور	۲۰-۸۹	"
مکرم عبد الرؤف صاحب لاہور چھاؤنی	۳۱-۰۰	"
مکرم خواجہ محمد شریف صاحب لاہور	۸-۰۰	"
مکرم شیخ احمد علی صاحب لاہور	۱۰-۰۰	"
مکرم محمد عبد اللہ صاحب سنت نگر لاہور	۷۴-۱۲	"
مکرم ملک عبد المالک صاحب	۳-۰۰	"
مکرم ملک رشید الدین صاحب چونیاں۔ لاہور	۲-۰۰	"
مکرم مجید احمد صاحب	۱۲-۰۰	"
مکرم قمر احمد صاحب قریشی لاہور	۹۶-۵۰	"
مکرم شریف احمد صاحب مصری شاہ	۲۵-۰۰	"
مکرم نور احمد مرتضیٰ صاحب لاہور	۱۰-۰۰	روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ محمد افضل صاحب مخدوم ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	۱۵-۰۰	روپے
مکرم غلام رسول صاحب ملتان	۴-۰۰	"
مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب سکھر	۲۵-۰۰	"
مکرم محمد علی خان صاحب محمود آباد	۱۳-۰۰	"
مکرم نفیض محمد خان صاحب نواب شاہ	۲۰-۰۰	"
مکرم شیخ بشیر احمد صاحب شکار پور	۳-۰۰	"
مکرم بشارت احمد صاحب بہاولنگر	۳۱-۰۰	"
مکرم دوست محمد صاحب	۱۰-۰۰	"
مکرم مرزا عبد الرحمن صاحب محاسب کراچی	۶۵-۰۰	"
مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی	۱۰-۰۰	"

(باقی)

تجارت زراعت اور صنعت و حرفت کے ذریعہ کمائے ہوئے مال میں سب لوگوں کا حصہ ہوتا ہے

اسلام نے ان ذرائع سے اموال کمانے والوں پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ وہ دوسروں کا حصہ ادا کریں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ ... الخ، کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

" قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ تم جو کچھ مال کماتے ہو اس میں دوسرے لوگوں کا بھی حصہ ہے کیونکہ مال جن چیزوں سے کمایا جاتا ہے وہ ساری کی ساری ایسی ہیں جو کسی خاص شخص کی ملک نہیں، بلکہ ساری دنیا اُن پر حق رکھتی ہے مثلاً تجارت کر لو۔ تجارت لوہے کی ہوتی ہے یا لکڑی کی ہوتی ہے یا اور بعض چیزوں کی ہوتی ہے مگر کیا لوہا اور لکڑی تاجر نے بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لکڑی بنائی ہے سارے انسانوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئلہ بنایا ہے سارے انسانوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے مٹی کا تیل بنایا ہے سارے انسانوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے کپاس بنائی ہے سارے انسانوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے گندم بنائی ہے سارے انسانوں کے لئے مگر جب ایک شخص ان چیزوں سے خاص طور پر نفع کماتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب تمہارا فرض ہے کہ تم مالک کو اس کا ٹیکس ادا کرو۔ کیونکہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی ساری دنیا مالک ہے پس جس طرح مزارع اپنے مالک کو ٹیکس ادا کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو حکم دیتا ہے کہ وہ بھی ٹیکس ادا کرے وہ فرماتا ہے چونکہ تم کو ان سے اور تم نے اس زمین میں زراعت کی جو ساری دنیا کی ہے اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم مالک کو اس کا حق دو۔ چنانچہ اڑھائی فی صد ٹیکس اس سے وصول کیا جاتا ہے اور پھر جو نظام مقرر ہوتا ہے وہ اس ٹیکس کو غرباء کی مدد کے لئے خرچ کرتا ہے لیکن اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ ٹیکس ادا نہیں کرتا یا ادا تو کرتا ہے مگر پورے طور پر ادا نہیں کرتا کسی قدر حصہ اپنے پاس رکھ لیتا ہے تو اسلامی نقطۂ نگاہ سے وہ ایک چور کی حیثیت رکھتا ہے۔ بظاہر ایک شخص کپڑے کا تاجر ہوگا۔ لیکن درحقیقت وہ چور ہوگا، کیونکہ کپڑا آخر کن چیزوں سے تیار ہوتا ہے، کپڑا تیار ہوتا ہے روئی سے اور روئی تیار ہوتی ہے زمین سے اور زمین کسی خاص شخص کے لئے نہیں بنائی گئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے بنائی ہے۔ پس جب زمین ساری دنیا کے لئے بنائی ہے اور اس زمین سے روئی کی فصل تیار کر کے ایک شخص کپڑے کی تجارت کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس ٹیکس کو ادا کرے جو اس پر عائد ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے اس چیز سے فائدہ اٹھایا جس میں ساری دنیا کا حصہ تھا، اسی طرح زمینوں پر زکوٰۃ کا حکم ہے کیونکہ زمین کسی ایک شخص کی نہیں بلکہ ساری دنیا کی ہے۔ اگر بعض وجوہ سے کوئی ٹکڑا کسی شخص کے قبضہ میں چلا گیا ہے تو بہرحال اسے غریبوں کو ان کا حق دینا پڑے گا۔ اور وہ یہ کہہ کر اس ٹیکس سے نہیں بچ سکتا کہ جب میں نے اپنی ذاتی کوشش سے یہ روپیہ کمایا ہے تو میں غریبوں کو اپنے مال کا ایک حصہ کیوں دوں، اس لئے کہ اس نے ذاتی محنت سے روپیہ کمایا مگر بہرحال اس نے روپیہ ایک ایسی چیز سے کمایا ہے جو ساری دنیا کے لئے مشترک تھی اور جس میں غرباء کا حق بھی رکھا گیا تھا پس اسلام کی ہدایت کے مطابق اس شخص سے زکوٰۃ لی جائے گی اور غرباء پر خرچ کی جائے گی اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو وہ یقیناً چور ہے خواہ وہ یہ کہے کہ میں نے رات اور دن محنت کر کے کپڑے کی تجارت سے روپیہ کمایا ہے، خواہ وہ یہ کہے کہ میں نے رات اور دن محنت کر کے لوہے کے کارخانے سے روپیہ کمایا ہے خواہ وہ یہ کہے کہ میں نے رات اور دن محنت کر کے مٹی کے تیل کی تجارت سے روپیہ کمایا ہے خواہ کسی چیز کی تجارت سے اس نے روپیہ کمایا ہو اس میں ساری دنیا کا حصہ ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اس حصہ کو ادا کرے اگر بغیر اس ٹیکس کے ادا کرنے کے روپیہ اپنے گھر میں لے جاتا ہے تو اسلام اسے قطعاً مومن کہنے کے لئے تیار نہیں "

محترم مرزا اسلام اللہ صاحب وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے بڑے بھائی محترم مرزا اسلام اللہ صاحب آف قادیان حال جہلم ۳ شہادت ۱۳۴۸ہش مطابق ۳ اپریل ۱۹۶۹ء کو صبح دس بجے وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم صبح ساڑھے آٹھ بجے ربوہ میں لاریوں کے اڈہ پر سڑک پر سے گزرنے والے ایک ٹرک کے حادثہ میں شدید طور پر مجروح ہو گئے تھے، فوری طور پر آپ کو فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے، اور ہسپتال میں ہی داعئ اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ خاص قادیان کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۰۰ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے چنانچہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ ۴ شہادت (اپریل) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب مرد اور بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر آپ کی نعش کو صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مرزا صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

جماعت احمدیہ قادیان کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مرزا منظور احمد۔ سیکرٹری ایریا ربوہ)